

موجودہ حالات اور قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیاں

چند سالوں سے پاکستان میں قادیانیوں کی سرگرمیوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ انہوں نے پاکستان میں اپنے پاؤں اور مضبوط کر لئے ہیں حکومت میں اثر و رسوخ بڑھا لیا ہے اور کلیدی عہدوں پر قابض ہوتے جا رہے ہیں۔ معاشی طور پر قادیانی دہی حربے اختیار کر رہے ہیں۔ جریہودی یورپ میں اپنا نئے ہوئے ہیں۔ حقیقت میں دیکھا جائے تو قادیانیت دینی طور پر جدید یہودیت اور سیاسی طور پر صیہونیت کی شنی ہے۔ انیسویں صدی میں ان دونوں انسانیت دشمن تحریکوں نے جنم لیا اور اس کے بعد انسانی سوسائٹی میں سرطان کی طرح پھیل گئیں۔ ان دونوں تحریکوں کا مقصد سامراج کے خفیہ مقاصد کی تکمیل اور مسلم ممالک کی سالمیت کو تباہ کرنا ہے۔ پاکستان قادیانیوں کے بڑھنے بچھونے کی اہمیت نہیں ہے۔ اس علاقہ میں قادیانی زیادہ سے زیادہ معاشی اور سیاسی قوت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ہر ایسی سیاسی تنظیم اور لادین جماعت سے گھٹ جوڑ کرنے کے لئے بیتاب رہتے ہیں جو ان کے مذہم عزائم کی تکمیل میں مدد و معاون ثابت ہو۔

گزشتہ سالوں میں انہوں نے پاکستانی سیاست میں بیرونی ادا کیا ہے۔ اس سے ان کے خطرناک عزائم کا پردہ چاک ہو چکا ہے۔ یوں تو قیام پاکستان سے آج تک قادیانی درپردہ سازشوں کی پشت پناہی کرنے اور اپنے مفاد کے لئے سامراجی طاقتوں سے سود سے بازی میں مصروف ہیں۔ لیکن ایوبی عہد میں ان کو پھٹنے پھوٹنے کے خوب مواقع ملے۔ انہوں نے سیاسی آمریت کے سائے میں اپنے قدم جمائے ہمارے زرمبادلہ کو بیرون ملک میں تبلیغ اسلام کے نام پر مرناسیت کے پرچار اور سیاسی سازشوں میں صرف کیا۔ آج کل قادیانیوں کی نگاہیں افریقہ پر جمی ہوئی ہیں۔ اس علاقہ کی پس ماندگی اور سیاسی بیدارگی کے فقدان سے فائدہ اٹھا کر قادیانی اس حصے میں قادیانی سٹیٹ، مرناسیت قائم کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے ایک طرف تو اسرائیل کے علاوہ مرناس کرمل، کبابیر وغیرہ میں مضبوط سیاسی اڈے قائم کر رکھے ہیں۔ جہاں سے عرب ممالک کی ملی سائنس کے خلاف سازشیں کی جاتی ہیں، مواد تیار کیا جاتا ہے جاسوس روانہ کئے جاتے ہیں۔ تو دوسری طرف افریقہ

پورے کرتے تھے۔ یہ لوگ مبلغوں کے بجائے میں غریب
اور سامراج کی خدمت کرنے پر آمادہ ہوتے تھے۔

پاکستان میں قادیانی خطرہ روز بروز بڑھتا جا

رہا ہے۔ قادیانی اندر ہی اندر پاکستانی معاشرے میں

دھنس رہے ہیں۔ دینی ارتداد کی تحریک کے ساتھ ساتھ

معاشی بالادستی اور سیاسی برتری کے خوفناک منصوبے

پر عمل درآمد جاری ہے۔ گزشتہ سالوں میں سیاسی آمریت

کا شکار ہونے کی وجہ سے ہمارے مطالبات پورے

نہ ہر سکے مسلمانوں کا دیرینہ مطالبہ یہ ہے کہ قادیانیوں

کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے، انہیں کلیدی آسامیوں

سے برطرف کیا جائے۔ ان کی سیاسی سرگرمیوں اور

بین الاقوامی طاقتوں کے ایما پر کی جانے والی کاروائیوں

پر کڑی نظر رکھی جائے، ارتداد کی تبلیغ کو روکا جائے

اور قادیانیوں کے معاشی قوت حاصل کرنے کے راستوں

کو سدود کیا جائے۔

یہ امر ملحوظ خاطر رہے کہ ہم مسلمان قادیانیوں کو

پاکستانی ہونے کی حیثیت سے جینے کا حق دیتے

ہیں۔ لیکن ہم نے پاکستان دو قومی نظریے کی بنیاد پر

حاصل کیا جس بنیاد پر ملک حاصل کیا گیا اس کی طرف عدم

توجہ کا نتیجہ ہے۔ کہ ہمارے ملک کا اکثریتی آبادی والا

حصہ ہم سے دور ہو گیا ہے۔ اگر ابتداء ہی میں اسلامی

آئین نافذ کر دیا جاتا تو یہ دن نہ دیکھنے پڑتے۔ اب

بھی ہم دو قومی نظریے کی طرف پوری توجہ نہیں دے

رہے اس نظریے کا تقاضا ہے کہ قادیانیوں کو علیحدہ

ملت قرار دیا جائے اور اسلام کے اندر ایک نئی

قادیانی سٹیٹ قائم کر کے عرب ممالک کے گرد

حصار مضبوط کیا جائے۔ بہت سے قادیانی ڈاکٹر،

پروفیسر، مبلغ وغیرہ افریقہ میں سرگرم عمل ہیں،

میں آئی اسے کے گماشتے، سامراجی سچو اور ان

کے قادیانی حاشیہ بردار افریقہ کو مستقبل کی سیاسی

میں بنا کر عربوں کے خلافت ایک شرمناک کھیل

کھیل رہے ہیں۔

افریقہ میں قادیانی خصوصیت سے اور

باقی ممالک میں عمومی طور پر برطانوی اور امریکی سامراج

کی خدمت ادا کر رہے ہیں۔ مذہب کا نبادہ اوڑھ

کر قادیانی سیاسی کھیل کھیلتے ہیں۔ اور مشطرنج کے ان

بہروں کو سامنے لانے کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔

جہاں سامراج کی پشت پناہی حاصل ہو۔ برطانوی

نوادہ دیاقتی دور میں بھی قادیانیوں نے یہ خدمت

انجام دی۔ اور آج بھی وہ ویسے ہی سرگرم عمل ہیں

وقت کے ساتھ ساتھ ان کا یہ کردار نکھر رہا ہے۔

ایک زمانہ میں حبیب صاحبزادہ عبداللطیف کابل

سے حج کے بہانے قادیان آئے اور یہاں کا طوائف

کر کے واپس لوٹے اور برطانوی استعمار کی خدمت

کا فریضہ ادا کرنے لگے تو اس وقت یہ خیال کیا گیا

کہ ان کو دینی اختلافات کی بناء پر سنگسار کیا گیا۔

لیکن بعد کے متعدد واقعات نے یہ ثابت کر دیا

کہ یہ اور ایسے بہت سے نام نہاد قادیانی مبلغ

درپردہ برطانیہ کے حکم انٹیلیجنس کے خصوصی کل پرپے

تھے۔ وہ ایک خاص روپ دھار کر سیاسی مقاصد

نہایت کے پھلنے پھولنے کے راستے بند کئے جائیں
اس مطالبہ میں اس لحاظ سے بھی بڑی وقعت ہے کہ
قادیانی خود اپنے مخصوص عقائد کی وجہ سے مسلمانوں
کو مطلقاً کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔
حق تو یہ تھا کہ ان کی طرف سے عیحدگی کے مطالبے
کی پہل ہوتی، لیکن وہ اس وقت تک ایسا نہیں کریں
گے جب تک کہ مسلمانوں کو اتنا کمزور نہ کر دیں کہ وہ
خود مسلم اکثریت کے رد ویدار اور مسلمان غیر مسلم اقلیت
نہ قرار پائیں اس وقت جب کہ وہ اقلیت میں ہیں۔
ان کے لئے بڑھنے پھولنے کا یہی ایک ذریعہ ہے۔
کہ مسلم معاشرے کے اندر مسلمان بن کر گھسے ہیں انہیں
کافر بھی قرار دیں اور اپنی جہتہ بندی بھی کریں اس طرح
مسلمانوں کی اجماعیت کو توڑ کر ان کی ملی سالمیت
کی دیواروں کو گراستے رہیں۔ ہم یہ صورت حال کب
تک برداشت کریں گے۔ کب تک یہی کھیل کھیلا
جاتا رہے گا۔ برطانوی عہد میں تو ہم مجبور تھے کہ انگریز
اپنی سیکولر پالیسی کی آڑ میں قادیانیوں کو پورا پورا تحفظ
بہم پہنچاتا تھا۔ اور ان سے سیاسی خدمات کی صورت
میں معاوضہ وصول کرتا تھا لیکن اب ہم آزاد ہونے
کے باوجود اتنے بے بس کیوں ہیں۔ ہم ایک خطرہ
کو خطرہ قرار دینے کے باوجود اس کے مستقل حل کیلئے
کوئی قدم کیوں نہیں اٹھاتے۔ تمام اسلامی فرقے
اس بابت پر متفق ہیں اور ہر غیرت مند مسلمان اس
مطالبہ کے حق میں ہے۔ چند ایک اشتراکیت نواز اور
نام نہاد ترقی پسند سیاسی پارٹیوں کے علاوہ تمام سیاسی
پارٹیاں بھی اس پر متفق ہیں۔ لیکن وہ کونسا خفیہ

جو اس مطالبے کو نوانے کی راہ میں سنگسار کرنا بنا ہوا ہے۔
موجودہ حالات کے پیش نظر جہاں ہمارا یہ مقصد ہے کہ
امن و امان قائم رہے اور ہم باہمی اتحاد سے اس نازک
بحران پر قابو پاسکیں وہاں ہمارا یہ مطالبہ بھی دہرایا جانا چاہئے
کہ قادیانیوں کی خطرناک سیاسی سرگرمیوں ان کی دینی ارتداد
کی تبلیغ اور معاشی بالادستی کے لئے اختیار کئے گئے
 حربوں پر کڑی نظر رکھتے ہوئے اس سیاسی فرقہ کی کاروائیوں
پر پابندی عائد کی جائے اور مسلمانوں کے ملی تحفظ کیلئے
انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اگر اس طرف سے
کوئی تاہمی برقی گئی اور قوم نے خود فریبی کی راہ اختیار کی تو
وہ دن دور نہیں کہ ان کی عربوں کی سی حالت بن جائے۔
اس وقت ان کے سروں پر مرزائیل مسلط ہو چکا ہوگا۔ اور
انہیں ان کی آئندہ نسلیں اس جبرانہ کوتاہی پر کبھی بھی معاف
نہ کریں گی۔ قادیانیوں کے جو خطرناک عزائم ہیں ہم ان کا
پوری طرح سے تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ہم چھوٹے چھوٹے
اختلافات میں الجھ کر اپنی توانائیاں ضائع کر رہے ہیں۔
لیکن وہ بڑے منظم طریقے سے آگے بڑھ رہے ہیں۔
اور اگر یہی صورت رہی تو انہیں اپنے خطرناک
مقاصد کی تکمیل میں زیادہ عرصہ نہ لگے گا۔ مسلمان ۱۹۵۳ء
کے بعد کے ۱۰ سالوں کو ہی دیکھ لیں آئندہ سالوں
میں نقشہ اور بدل جائے گا۔ پاکستان کی تاریخ کے
اس اہم موڑ پر انہیں ایک ایسا فیصلہ کرنا ہے جس کا
تعلق ان کی سلامتی اور بقا سے ہے اب یہ ان پر
منوہر ہے کہ وہ کیا قدم اٹھاتے ہیں اور اپنی سالمیت
کے تحفظ کے لئے کیا طریقہ اختیار کرتے ہیں۔